مقیم ہونے کے لیے دن کی بجائے رات گزارنے کی نیت کا اعتبار کیوں؟

مجیب:مفتی فضیل رضا عطاری

فتوی نمبر:105

تاریخ اجراء: 07جمادی الاولی1445ھ /22نومبر2023ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ یہ مسئلہ تو معلوم ہے کہ کسی مقام کے وطن اقامت قرار پانے کے لیے وہاں پندرہ راتیں مسلسل گزارنے کی نیت ضروری ہے اگرچہ دن کسی دوسری جگہ پر گزارے۔ سوال یہ ہے کہ یہاں رات کا اعتبار کرنے کی وجہ کیا ہے، دن کا اعتبار کیوں نہیں کیا گیا؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

وطن اقامت کے معاملے میں دن کے بجائے رات گزارنے کی نیت کا اعتبار کرنے کی وجہ یہ ہے کہ کسی شخص کی جائے رہائش وہی کہلاتی ہے جہاں وہ رات گزارتا ہے، مثلاً جو شخص دن کے وقت بازار میں ہوتا ہے، لیکن رات کسی اور مقام پر گزارتا ہے، اس سے اگر آپ سوال کریں کہ آپ کی رہائش کہاں ہے؟ تو وہ اسی مقام کا ذکر کرتا ہے جہاں وہ رات کو رہتا ہے۔

رات کا اعتبار کرنے کی وجہ بیان کرتے ہوئے بحر الرائق میں فرمایا: "لأن إقامة المرء تضاف إلى مبيته يقال فلان يسكن في حارة كذا، وإن كان بالنهار في الأسواق" وجہ یہ ہے کہ آدمی کی رہائش کی نسبت اس مقام کی طرف ہوتی ہے جہاں وہ رات گزارتا ہے، کہا جاتا ہے فلاں شخص فلاں بستی میں رہتا ہے اگرچہ دن کے وقت وہ بازاروں میں ہوتا ہو۔ (بحر الرائق، جلد2، صفحہ232، مطبوعہ کوئٹہ)

محیط برہانی میں ہے: "لأن موضع إقامة الرجل حيث يبيت فيه ألا ترى أنك إذا قلت للسوقي: أين تسكن؟ يقول: في محلة كذا، وإن علم أن يكون في السوق في النهار و كان هو الأصل يوجب اعتباره" (رات کا اعتبار کرنے کی) وجہ یہ ہے کہ آدمی کی جائے اقامت وہی ہوتی ہے جہاں وہ رات گزارتا ہے، کیا آپ نہیں دیکھتے کہ جب آپ بازار میں کام کرنے والے کسی شخص سے پوچھیں کہ آپ کی رہائش کہاں ہے، تو وہ

کہتاہے کہ فلاں محلے میں، حالانکہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ دن کے وقت وہ بازار میں ہوتا ہے، لہذا رہائش کے اعتبار سے رات ہی اصل ٹھہری تو اس کا اعتبار کرنا لازم ہے۔(محیط برہانی، جلد2، صفحہ392، مطبوعہ ادارۃ التراث الاسلامی)

تنبیہ: خیال رہے دن میں کسی دوسری جگہ جانے کے باوجود وطن اقامت کا بر قرار رہنا اسی صورت میں ہے جب وطن اقامت سے شرعی مسافت (92 کلومیٹر یا اس سے زائد فاصلے) کے ارادے سے نہ جائے اور نہ ہی اپنے وطن اصلی میں جائے اگرچہ وہ شرعی مسافت سے کم فاصلے پر ہو، ورنہ وطن اقامت باطل ہو جائے گا۔

سیدی اعلی حضرت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں: "جب تک کسی خاص جگہ پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت الٰہ آباد میں کرلی ہے، تو اب الٰہ آباد وطنِ اقامت ہو گیا۔ **نماز پوری پڑھی جائے گی جب تک وہاں سے تین منزل کے ارادہ پر نہ جاؤ۔**" (فتاوی رضویہ، جلد8، صفحہ251، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

بہار شریعت میں ہے: "وطن اقامت، وطن اصلی و سفر سے باطل ہو جاتا ہے۔" (بہار شریعت، جلد1، صفحہ751، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.daruliftaahlesunnat.net | daruliftaahlesunnat | DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat | feedback@daruliftaahlesunnat.net